غسلِ جنابت میں زکام کی وجہ سے سر پر پانی نہ ڈالنا

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی شخص پر غسل جنابت فرض ہوجائے مگر اس کو زُکام ہو، جس کی وجہ سے نہانے میں سر پر پانی ڈالے گا تو زکام کے بڑھنے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا خطرہ ہو، تو کیا اس حالت میں اسے سر پر پانی نہ ڈالنے کی اجازت ہوگی، اس طرح کہ وہ سر پر پانی نہ ڈالے اور باقی جسم پر پانی بہالے اور پورے سر کا اچھی طرح سے مسح کرلے؟ تو کیا اس طرح فرض غسل ہوجائے گا اور اس غسل سے نمازیں ہوجائیں گی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

زُکام میں سر پر پانی ڈالنے سے ہر صورت میں زُکام کے بڑھنے، یا دیر سے ٹھیک ہونے کا خطرہ نہیں ہوتا، بلکہ اس میں موسم کی صورت حال یعنی اس کے سَرد اور گرم ہونے اور زُکام کے نارمل اور شدید ہونے اور پانی کے ٹھنڈا اور گرم ہونے وغیرہ کے اعتبار سے فرق پڑتا ہے۔ لہذا مریض کو موسم کی صورت حال اور زکام کی کیفیات اور میسر پانی کی کنڈیشن کو دیکھ کر فیصلہ کرنا ہوگا۔ بہر حال حکم شرعی یہ ہے کہ اگر زکام میں گرم پانی سر پر ڈالنے میں زکام کے بڑھنے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا کوئی خطرہ نہ ہو، تو صرف سر کی مقدار بھر گرم پانی پر قدرت ہوتے ہوئے گرم پانی سر پر بہانا لازم ہوگا، صرف سر کا مسح کرلینا ہرگز کافی نہ ہوگا، اور بقیہ جسم چاہے جس طرح کے پانی سے بھی دھولے۔ البتہ اگر سر کے لیے گرم پانی میسر نہ ہو یا ٹھنڈے پانی کے گرم کرنے کا انتظام نہ ہو، یا موسم کے سرد ہونے، یا زُکام کی شدت کی وجہ سے مطلقاً ٹھنڈے گرم ہر طرح کے پانی سے زُکام کے بڑھنے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا صحیح اندیشہ ہو، تو ان صورتوں میں مریض کو اجازت ہوگی کہ

بقیہ جسم پر پانی بہائے اور سر پر پانی سے مسح کرلے، یوں اس کا فرض غسل ادا ہوجائے گا اور اس سے نمازیں بھی درست ہوں گی۔ لیکن پھر جب مرض اتنا بہتر ہوجائے کہ اب مثلاً گرم پانی نقصان نہ دے گا اور گرم پانی یسر بھی ہے تو فوراً گرم پانی سے سر دھولے، اب سر دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی یا ڈائریکٹ کنڈیشن ایسی ہوگئی کہ کسی قسم کا پانی (چاہے ٹھنڈا ہو یا گرم) اُس کے سَر پر بہانے سے کوئی نقصان نہ ہوگا، تو فوراً سر کو پانی سے دھولے، اب سر دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی۔

خیال رہے! زکام میں سر پر پانی بہانے سے زکام کے بڑھنے، یا دیر سے ٹھیک ہونے میں مریض کا اپنا محض وہم وخیال کہ شاید پانی بہانے سے زکام بڑھ جائے یا دیر سے ٹھیک ہو، یہ ہرگز معتبر نہیں، بلکہ اس کا ظن غالب ہونا ضروری ہے، اور ظن غالب تین طرح سے حاصل ہوتا ہے، (۱) مریض کا خود اپنا تجربہ ہو، (۲) کوئی ایسی واضح علامت موجود ہو، جس سے مرض کے بڑھنے یا دیر میں ٹھیک ہونے کا غالب گمان ہو، (۳) کسی مسلمان غیر فاسق ماہر ڈاکٹر کے بتانے سے معلوم ہو۔

اور اگر کہیں غیر فاسق بغیر حرج شدید کے یسر نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کی بات پر غور وفکر کرنے کے بعد دل جمتا ہو کہ یہ ڈاکٹر خوامخواہ اس طرح کی بات نہیں کرتا، اور اس صورت میں بھی اولادینی ذہن رکھنے والے سے رابطہ کیا جائے اور احتیاط یہ ہے کہ دو تین مزید ماہر ڈاکٹروں سے بھی اس بارے میں مشورہ کرلیا جائے۔ اسی طرح اگر بغیر حرج شدید کے مسلمان ہی یسر نہ ہو تو اس حالت میں بھی ضروری ہے کہ اس کی بات پر غور وفکر کرنے کے بعد دل جمتا ہو کہ یہ ڈاکٹر خوامخواہ اس طرح کی بات نہیں کرتا، اور احتیاط یہ ہے کہ دو تین مزید ماہر ڈاکٹروں سے بھی اس بارے میں مشورہ کرلیا جائے۔

بہر حال! جب ان تین ذرائع میں سے کسی ذریعہ سے ظن غالب ہوجائے، تو سر پر مسح کی اجازت ہوگی۔

گرم پانی سے نقصان نہ ہوتا ہو تو گرم پانی پر قدرت ہوتے ہوئے اس سے دھونا لازم ہوگا، چنانچہ درمختار میں ہے:

”لزوم غسل المحل ولو بماء حار، فان ضر مسحه“

ترجمہ: زخم کی جگہ کو دھونا لازم ہے اگرچہ گرم پانی سے ہو(جبکہ گرم پانی پر قدرت ہو)، پھر اگر دھونا نقصان دہ ہو تو اُس عضو پر مسح کرے۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد1، صفحہ 280، دار الفکر، بیروت)

اگر پانی مطلقاً نقصان پہنچاتا ہو تو اکثر اعضاء کے صحیح ہونے کی صورت میں اُنہیں دھویا جائے گا اور جس جگہ مسئلہ ہو اُس پر مسح کرنا ہوگا، چنانچہ در مختار مع رد المحتار میں ہے

"(وبعكسه) وهو مالو كان أكثر الأعضاء صحيحا (يغسل الصحيح ويمسح الجريح) أي إن لم يضره"

ترجمہ: اور اس کا عکس ہو یعنی اگر اکثر اعضاء صحیح ہوں تو صحیح والے حصہ کو دھوئے اور زخم والی جگہ پر مسح کرے یعنی جب مسح کرنا نقصان نہ دیتا ہو۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد1، صفحہ 257، دار الفکر، بیروت)

امام اہلسنت سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اگر مضرت (نقصان) صرف ٹھنڈا پانی کرتا ہے گرم نہ کرے گا اور اسے گرم پانی پر قدرت ہے تو بیشک پورا غسل کرے اتنی جگہ کو گرم پانی سے دھوئے باقی بدن گرم یا سرد جیسے سے چاہے، اور اگر ہر طرح کا پانی مضر ہے، یا گرم مضر تو نہ ہوگا مگر اسے اس پر قدرت نہیں، تو ضرر کی جگہ بچا کر باقی بدن دھوئے اور اس موضع پر مسح کر لے۔۔۔ جب اتنا آرام ہو کہ اب خود وہاں پانی بہانا مضر نہ ہوگا فوراً اُس بدن کو پانی سے دھولے غرض رخصت کے درجے بتا دئے گئے ہیں جب تک کم درجہ کی رخصت میں کام نکلے اعلیٰ درجہ کی اختیار نہ کرے اور جب کوئی نیچے کا درجہ قدرت میں آئے فوراً اُس تک تنزل کر آئے۔" (فتاوی رضویہ، جلد1، حصہ دوم، صفحہ 618، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مرض کے بڑھنے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا ثبوت کن چیزوں سے ہوگا، اس کے متعلق فتاوی رضویہ میں اعلی حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "یہ بات کہ فلاں امر ضرر دے گا کسی کافر یا کھلے فاسق یا ناقص طبیب کے بتائے سے ثابت نہیں ہو سکتی، یا تو خود اپنا تجربہ ہو کہ نقصان ہوتا ہے یا کوئی صاف علامت ایسی موجود

ہو جس سے واقعی ظن غالب نقصان کا ہو یا طبیب حاذق مسلم مستور بتائے جس کا کوئی فسق ظاہر نہ ہو۔"(فتاوی رضویہ، ج 1، حصہ دوم، ص 621،620، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

"مجلس شرعی کے فیصلے" نامی کتاب میں ہے "دین دار طبیب کی سخت کم یابی اور حرج شدید کی وجہ سے اب فاسق اور کافر طبیب سے علاج کی اجازت ہے بشرطے کہ تحری ک بعد مریض کا دل اس بات پر جمے کہ یہ طبیب خواہ مخواہ کوئی ایسا علاج تجویز نہیں کرتا کہ جس کے باعث ایک مسلمان کو کسی حرام کا ارتکاب کرنا پڑے ،اور جب فاسق، حاذق مسلم طبیب ملے تو غیر مسلم کے علاج سے پرہیز کرے۔"(مجلس شرعی کے فیصلے، جلد اول، ص 317، دارالنعمان)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3869

تاریخ اجراء: 28 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ/26 مئی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net